شعائراللہ کے بارے میں مفسرین کا موقف-تجزیاتی مطالعہ

*ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن

It is essential for the Muslims to protect their identity for the sake of their servival.Various steps have been taken in this regard.The Holy Prophet (S.A.S) says: One who resembles with any nation will be considered the person of that nation.That is why it is forbidden to violate the sanctity of rites of Allah Almighty.He says: O you who believe violate not the sanctity neither of the symbols of Allah nor of sacred months, nor the animals brought for sacrifice, nor the garlanded people(or animals)nor the people coming to the Sacred House(Makkah)seeking the bounty and pleasure of their Lord.(5:2).He also says: and whosoever honours the symbols of Allah, then it is truly from the piety of the hearts (22:30).These symbols have various types; some symbols belong to time and space, some are mere emblem.

The symbols are everything connected with the pilgrimage, i.e. the places like Safa and Marwa, or the Kaba or Arafat, etc),the rites and ceremonies prescribed, prohibitions (such as that of hunting, etc),the times and seasons prescribed, there are spiritual and moral dimensions in all these. Infect all the obligations and commandments and sacred things of Allah Almighty are *Shairullah*. According to Shah Waliullah view point there are four major *Shairullah* of Islam i.e. The Holy Quran, The Holy Kaba, The Prophet (S.A.S) and the prayer (Salaat).In adition to this Azan (call for prayer), Masajid (mosques), *Hajr.e.Aswad* (Black stone), *Budn* (cows, oxen or camels driven to be offered as sacrifice) and *Salam* (greetings)are also some important *Shairullah*. To respect all the symbols of Allah Almighty is obligatory. The person who disgraces any system he shows his animdity towards that system, and if he himself belongs to that particular system his action would be considered apostasy and sign of revolt against the system.On the other hand *Shairullah* create mutual harmony and solidarity among the Muslims.

دنیا مختلف اقوام اور طرح طرح کے مذاہب کا گہوارہ ہے۔کسی بھی قوم اور مذہب کی بقا کے لئے اشد ضروری ہوتا ہے کہ وہ اپنی شناخت کا تحفظ کرے۔جب کوئی قوم یا مذہب اپنی پہچان کھودیتا ہے تو آہستہ آہستہ اس کا وجود بھی ختم ہوجاتا ہے۔بقا کے متمنی مذاہب اور قومیں ہمیشہ اپنی شناخت کو قائم رکھتی ہیں۔اللہ تعالیٰ نے اسلام اور مسلمانوں کو باقی رکھنے کے لئے اہلِ اسلام پر لازم قرار دیا ہے کہ وہ اپنے تشخص کی حفاظت کریں۔ دیگر مذاہب واقوام کے شعائر استعمال کرنے سے مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے روک دیا ہے تا کہ ان کے اپنے

* اسسٹنٹ پروفیسر،شعبہ علوم اسلامیہ،انجنیئر نگ یونیورسٹی،لاہور

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

شعائر متاثر نہ ہوں۔ حدیث مَنْ تَشَبَّـهَ بِـقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ [1] اسی بات کی عکاسی کرتی ہے۔ اپنی شناخت کے تحفظ کے لئے مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ اور نبی اکرم ﷺ نے کئی احکام دیے ہیں۔ اس کی ایک مثال اس ارشادِ نبوی میں ہے:

غَيِّرُوا الشَّيْبَ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ [2]

''بالوں کی سفیدی کو بدل دو اور یہودیوں کی مشابہت اختیار نہ کرو۔''

شعائر اللہ کی حرمت کے تحفظ، ان کا احترام کرنے اور ان پر عمل پیرا رہنے میں ہی اسلام اور اہلِ اسلام کی بقا کا راز مضمر ہے۔

فعیلة کے وزن پر شعیرة کی جمع شعائر ہے۔ ابن فارس کہتے ہیں:

شعارة بھی (شعائر کے) واحد کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔[3]

شعیرہ امتیازی علامت کو کہتے ہیں۔ ہر مذہب اور ہر نظام کی امتیازی علامات کو شعائر کہا جاتا ہے۔[4]

امام رازی (م ۶۰۶ھ) فرماتے ہیں:

و کل شی ء جعل علما علی شی ء او علم بعلامة جاز ان یسمی شعیرة[5]

''ہر وہ چیز جسے کسی چیز کا علم بنایا گیا ہو یا کسی نشانی کی بنا پر اُسے شعیرہ کہنا درست ہے۔''[6]

ابوبکر جصاص (م ۳۷۰ھ) لکھتے ہیں:

فالشعائر العلامات واحدها شعیرة وھی العلامة التی یشعر بھا الشی ء ویعلم[7]

''شعائر سے مراد علامات ہیں اس کا واحد شعیرہ ہے اس سے وہ علامت مراد ہوتی ہے جس سے کسی چیز کی پہچان حاصل ہو۔''

سید مودودی (م ۱۹۷۹ء) لکھتے ہیں:

ہر وہ چیز جو کسی مسلک یا عقیدے یا طرز فکر و عمل یا کسی نظام کی نمائندگی کرتی ہو وہ اس کا شعار کہلائے گی۔ کیونکہ وہ اس کے لئے علامت یا نشانی کا کام دیتی ہے۔ سرکاری جھنڈے، فوج، پولیس وغیرہ کے یونیفارم، سکے، نوٹ اور اسٹمپ حکومتوں کے شعائر ہیں۔[8]

ابن منظور افریقی نے شعیرة، شعارة اور المشعر کو شعائر کے ہم معنی قرار دیا ہے، لکھتے ہیں:

الشعیرة والشعارة والمشعر کالشعار[9] نیز انہوں نے شعار کا معنی علامت قرار دیا ہے۔[10]

مزید لکھتے ہیں:

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

الشعار:العلامة فی الحرب وغیرھاو شعار العساکر ان یسموا لھا علامة ینصبو نھا لیعرف الرجل بھا رفقته [۱۲]

''شعار جنگ وغیرہ میں استعمال ہونے والی علامت ہے۔شعار یہ ہے کہ وہ اپنے لئے کوئی نشان مقرر کرلیں جس پر وہ اعتماد کریں تاکہ آدمی اس شعار کی مدد سے اپنے رفقاء کو پہچان لے۔''

راغب اصفہانی (م۵۰۲ھ) فرماتے ہیں:

الشعار ایضاً ما یشعر به الانسان نفسه فی الحرب ای یعلم [۱۲]

احادیث میں بھی شعار کا لفظ العلامة فی الحرب اور سر اللیل وغیرہ کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

ارشاد نبوی ہے:

مَا اَرَاهُمُ اللَّيْلَةَ اِلَّا سَيُبَيِّتُونَكُمْ فَاِنْ فَعَلُوْا فَشِعَارُكُمْ حٰمٓ لَا يُنْصَرُوْنَ [۱۳]

''میرا خیال ہے کہ وہ تم پر آج رات شب خون ماریں گے۔اگر انہوں نے ایسا کیا تو تمہارا شعار حم لا ینصرون ہوگا۔''

ایک اور حدیث میں ہے:

حدثنا ایاس بن سلمة عن ابیه قال امر رسول اللهﷺ علینا ابابکر فغزونا ناسا من المشرکین فبیتناھم نقتلھم وکان شعارنا تلک اللیلة امت امت [۱۴]

''ایاس بن سلمہ اپنے والد سلمہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے ابوبکر کو ہمارا امیر بنایا، ہم نے مشرکین سے جنگ کی۔ان پر شب خون مارا، انہیں قتل کیا۔اس رات ہمارا شعار امت امت تھا۔''

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث میں شعار کا لفظ علامت کے معنی میں استعمال ہوا ہے ،فرماتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا:

شِعَارُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الصِّرَاطِ رَبِّ سَلِّمْ رَبِّ سَلِّمْ [۱۵]

''اہلِ ایمان کا صراط پر شعار یہ ہوگا: رَبِّ سَلِّمْ رَبِّ سَلِّمْ :رب! سلامت رکھنا، اے رب! سلامت رکھیو۔''

امام مناوی کہتے ہیں:

الاول یعنی قولھم رب سلم سلم شعار اھل الایمان من جمیع الامم والثانی شعار امته خاصة فھم یقولون ھذا وھذا [۱۶]

''پہلا یعنی لوگوں کا رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ کہنا تمام امتوں کے اہل ایمان کا شعار ہوگا جبکہ دوسرا (رَبِّ سَلِّمْ رَبِّ سَلِّمْ) آپ (ﷺ) کی امت کا خاص شعار ہوگا۔وہ یہ اور یہ (دونوں) بولیں گے۔''

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

مذکورہ بالا احادیث سے معلوم ہوا کہ ہر وہ چیز ہے جس سے کسی کی پہچان ہوتی ہو وہ اس کا شعار کہلاتی ہے۔

شعائراللہ کا معنی ومفہوم

شعائراللہ سے مراد اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں۔مولانا شبیر احمد عثمانی شعائراللہ کے بارے میں لکھتے ہیں:
یعنی جو چیزیں حق تعالیٰ کی عظمت ومعبودیت کے لئے علامات اور نشاناتِ خاص قرار دی گئی ہیں۔[۱۷] تو گویا ان کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی عظمت ومعبودیت کے لئے علامات اور نشانات شعائراللہ ہیں۔

حافظ ابن کثیر (م۷۷۴ھ) نے مناسک حج، صفا ومروہ، قربانی کے جانور اونٹ اور اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ ہر چیز کو شعائراللہ قرار دیا ہے۔[۱۸]

امام رازی لکھتے ہیں:

اختلف المفسرون فی المراد بشعائر الله وفیه قولان: الاول قوله: **لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ** ای لا تحلوا بشی ء من شعائر الله وفرائضه التی حدها لعباده واوجبها علیهم وعلی هذا القول فشعائر الله عام فی جمیع تکالیفه غیر مخصوص بشی ء معین ویقرب منه قول الحسن: شعائر الله دین الله والثانی ان یراد منه شی ء خاص من التکالیف[۱۹]

''شعائراللہ سے کیا مراد ہے؟ اس میں مفسرین کا اختلاف ہے۔اس میں دو موقف ہیں: ایک یہ کہ اللہ کے فرمان **یٰۤاَیُّهَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ** سے مراد یہ لیا جائے کہ تم اللہ کی نشانیوں میں سے کسی چیز کی بھی بے حرمتی نہ کرو، اور نہ ان فرائض کی جو اُس نے اپنے بندوں کے لیے مقرر کئے ہیں۔اس قول کے مطابق شعائراللہ سے مراد تمام احکامِ الٰہی ہیں۔ان سے کوئی معین اور مخصوص چیز مراد نہیں، ایسا ہی قول حضرت حسن بصری کا ہے کہ شعائراللہ سے مراد اللہ کا دین ہے۔دوسرا موقف یہ ہے کہ ان سے خاص چیزیں اور احکام مراد لیے جائیں۔''

خاص چیزوں میں انہوں نے مناسک حج وغیرہ کا تذکرہ کیا ہے۔[۲۰]

عطاء بن رباح کہتے ہیں:

شعائر الله جمیع ما امر الله به ونهی عنه وقال الحسن دین الله کله کقوله: **ذٰلِكَ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ** ای دین الله[۲۱]

''شعائراللہ سے مراد وہ تمام چیزیں ہیں جن کا اللہ نے حکم دیا یا جن سے روکا۔حسن بصری کہتے ہیں: ان سے اللہ کا سارا دین مراد ہے جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے: **ذٰلِكَ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ** .... یہاں شعائراللہ سے مراد اللہ کا دین ہے۔''

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

شعائراللہ کے بارے میں زجاج کہتے ہیں:

يعني بهاجميع متعبدات الله التي اشعرها الله اى جعلها اعلاما لنا [۲۲]

''اس سے مراد تمام عبادات واحکام الٰہی مراد ہیں جنہیں اللہ نے ہماری پہچان قرار دیا ہے۔''

شیعہ مفسر علامہ طوسی (م ۴۶۰ھ) نے شعائر اللہ کے بارے میں سات اقوال ذکر کیے ہیں جن کا خلاصہ درجِ ذیل ہے:

i۔ شعائراللہ سے مراد حرمات اللہ اور اوامر ونواہی نیز فرائض میں اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود ہیں۔

ii۔ شعائراللہ سے مراد شہروں کی حرمت کے نشان ہیں۔

iii۔ مناسک حج مراد ہیں۔

iv۔ صفا ومروہ اور قربانی کے اونٹ وغیرہ مراد ہیں۔

v۔ حالتِ احرام میں جن چیزوں کو حرام قرار دیا گیا ہے وہ مراد ہیں۔

vi۔ حرم اور غیر حرم میں فرق کرنے کے لئے جو علامات مقرر کی گئی ہیں وہ مراد ہیں۔

vii۔ الهدايا المشعرة (قربانی کے وہ جانور جنہیں نشان لگائے گئے ہوں) مراد ہیں۔ [۲۳]

جمال الدین قاسمی (م ۱۳۳۲ھ/۱۹۱۴ء) لکھتے ہیں:

ويقال شعائر الله شرائع دينه التي حدها لعباده [۲۴]

''اللہ کے دین میں جن شرائع کو بندوں کے لئے مقرر کیا گیا ہے انہیں شعائراللہ کہا جاتا ہے۔''

احمد مصطفیٰ مراغی لکھتے ہیں:

شعائر الله ما اراد جعله امارات تعلمون بها الهدى من الضلالة كمناسك الحج و سائر فرائض دينه من حلال و حرام و حدود حدها لكم [۲۵]

''شعائراللہ سے مراد وہ علامات ہیں جن سے تم ہدایت وضلالت میں امتیاز کرتے ہو جیسے مناسکِ حج، حلال وحرام، تمہارے لیے مقرر کردہ تمام حدود اور اللہ کے دین کے تمام فرائض۔''

امارات تعلمون بها الهدى من الضلال سے ملتا جلتا مفہوم بیان کرتے ہوئے سید ابوالاعلیٰ مودودی رقمطراز ہیں:

شعائراللہ سے مراد وہ تمام علامات یا نشانیاں ہیں جو شرک وکفر اور دہریت کے بالمقابل خالص خدا پرستی کے مسلک کی نمائندگی کرتی ہوں۔ ایسی علامات جہاں، جس مسلک اور نظام میں بھی پائی جائیں مسلمان ان کے احترام پر مامور ہیں۔ بشرطیکہ ان کا نفسیاتی پس منظر خالص خدا پرستانہ ہو، کسی مشرکانہ یا کافرانہ تخیل کی آلودگی سے انہیں ناپاک نہ کر دیا گیا ہو۔ [۲۶]

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

مولانا ثناء اللہ امرتسری (م ۱۳۶۷ھ) نے شعائر اللہ سے احکامات اور نشانات الٰہیہ مراد لیے ہیں۔[۲۷]

ابن جریر طبری (م ۳۱۰ھ) لکھتے ہیں:

فیدخل فی ذلك معالم الله كلها فی مناسك الحج من تحریم ما حرم الله اصابته فیها علی المحرم، و تضییع ما نهی عن تضییعه فیها، وفیما حرم من استحلال حرمات حرمه،وغیر ذلك من حدوده وفرائضه وحلاله وحرامه لان كل ذلك من معالمه وشعائره التی جعلها امارات بین الحق والباطل یعلم بها حلاله وحرامه وامره ونهیه[۲۸]

''مناسک حج کے تمام نشانات الٰہیہ ان میں داخل ہیں۔جس چیز کو اللہ نے محرم پر حرام قرار دیا ہے اسے حرام ٹھہرانا، جس سے اس نے روکا ہے اسے چھوڑنا، اس کے حرم کی حرمات کی بے حرمتی نہ کرنا، اور اس جیسی دیگر حدود وفرائض اور حلال وحرام، کیونکہ یہ سب چیزیں اللہ کے نشانات اور شعائر ہیں جنہیں اللہ نے حق و باطل کے درمیان علامات مقرر کیا ہے۔انہی سے اس کے حلال وحرام اور اوامر ونواہی کی پہچان حاصل ہوتی ہے۔''

عبدالرحمٰن بن محمد بن مخلوف ثعالبی نے عطاء بن رباح کے قول شعائر الله جمیع ما امربه سبحانه اونهی عنه کو راجح قرار دیا ہے۔[۲۹]

مفتی محمد شفیع (م ۱۹۷۴ء) لکھتے ہیں:

شعائرِ اسلام ان اعمال وافعال کو کہا جائے گا جو عرفاً مسلمان ہونے کی علامت سمجھے جاتے ہیں اور محسوس ومشاہد ہیں جیسے اذان، نماز، حج، ختنہ اور سنت کے موافق داڑھی وغیرہ۔شعائراللہ کی تفسیر اس آیت میں مختلف الفاظ سے منقول ہے مگر صاف بات وہ ہے جو بحر محیط اور روح المعانی میں حضرت حسن بصری اور عطاء سے منقول ہے اور امام جصاص نے اس کو تمام اقوال کے لئے جامع فرمایا ہے اور وہ یہ ہے کہ شعائراللہ سے مراد تمام شرائع اور دین کے مقرر کردہ واجبات وفرائض اور ان کی حدود ہیں۔[۳۰]

سید امیر علی (م ۱۹۱۹ء) شعائراللہ کے بارے میں لکھتے ہیں: وہ جگہیں جن پر نشانات ظاہر کیے گئے ہوں۔پس شعائراللہ بمعنیٰ مشاعرِ دینِ الٰہی ہے بحذفِ مضاف۔اور حاصل یہ ہے کہ احرام میں شکار کرنے سے ان چیزوں کو جو دینِ الٰہی کے شعار ہیں حلال مت کرلو کیونکہ احرام میں شکار حرام ہے۔ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ شعائراللہ سے مناسکِ حج مراد ہیں یعنی مواقفِ حج ومطاف ومسعیٰ و دیگر افعال جن سے حاجی پہچانا جاتا ہے۔اور مجاہد نے کہا کہ صفاومروہ وہدی وبدنہ شعائراللہ میں سے ہیں اور معنی ان دونوں قول پر یہ ہیں کہ مت حلال کروان دواُمور کو بایں طور کہ ان میں سے کوئی فعل بجانہ لاؤ یا جو بجالاتا ہے اس کو روکو۔[۳۱]

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

شاہ ولی اللہ (م۱۱۱۴ھ/۱۷۶۴ء) کے نزدیک دین وشریعت کے ظاہری اور محسوس امور ہیں، فرماتے ہیں:

واعنی بالشعائر امورا ظاهرة محسوسة جعلت ليعبدالله بها واختصت به حتى صارت تعظيمها عندالله تعظيما لله[۳۲]

''شعائر اللہ سے میرے نزدیک مراد وہ ظاہری اور محسوس امور ہیں جو اس لئے مقرر کیے گئے ہیں، تاکہ وہ عبادت الٰہی کا ذریعہ ہوں۔ اللہ کے ساتھ ان کی خصوصیت ہو، لوگوں کے ذہنوں میں ان کی تعظیم گویا اللہ کی تعظیم سمجھی جاتی ہو۔''

شعائراللہ: آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ

الف۔ آیات قرآنیہ: قرآن مجید میں چار مرتبہ شعائراللہ کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

آیت ا: صفا ومروہ کو شعائراللہ قرار دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ[۳۳]

''صفا ومروہ اللہ کی نشانیوں سے ہیں تو جو کوئی بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے اس پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ ان دونوں کی سعی کرے۔ جو شخص دل کی خوشی سے بھلائی کرے تو اللہ قدردان اور جاننے والا ہے۔''

صفا ومروہ کے درمیان سعی مناسک حج میں شامل تھی۔ زمانہ جاہلیت میں مشرکین نے صفا پر اساف اور مروہ پر نائلہ بت رکھ دیے تھے اور ان کے گرد طواف ہونے لگا اس لئے مسلمانوں کو صفا ومروہ کی سعی کے بارے میں کھٹکا پیدا ہوا کہ یہ جاہلیت کی ایجاد مناسک حج میں شامل نہیں ہے۔ تب ان کی رہنمائی کے لئے اللہ تعالیٰ نے مذکورہ بالا آیت کریمہ نازل فرمائی۔ ابن جریر طبری شعبی کے حوالے سے بیان کرتے ہیں:

ان وثنا كان فى الجاهلية على الصفا يسمى اساف و وثنا على المروة يسمى نائلة فكان اهل الجاهلية اذا طافوا بالبيت مسحوا الوثنين فلما جاء الاسلام و كسرت الاوثان قال المسلمون ان الصفا والمروة انما كان يطاف بهما من اجل الوثنين وليس الطواف بهما من الشعائر قال: فانزل الله انهما من الشعائر: **فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا**[۳۴]

عاصم بن سلیمان کہتے ہیں: مَیں نے انس بن مالک سے صفا ومروہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا:

كنا نرى انهما من امر الجاهلية فلما كان الاسلام امسكنا عنهما فانزل الله **اِنَّ الصَّفَا**

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

وَالْمَرْوَةَ الی قوله: اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا[35]

''ہم ان دونوں کو زمانہ جاہلیت کے کاموں میں سے سمجھتے تھے، جب اسلام آیا تو ہم ان دونوں (کی سعی) سے رُک گئے تو اللہ نے یہ آیت اتاردی: إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ سے لے کر اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا تک۔''

ایک اور روایت میں ہے کہ انہوں نے انس بن مالک سے پوچھا:

اکنتم تكرهون السعي بين الصفا والمروة قال نعم لانهما كانت من شعائر الجاهلية حتى انزل الله تعالى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا[36]

''کیا تم صفا مروہ کے درمیان سعی کو مکروہ سمجھتے تھے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ کیونکہ یہ جاہلیت کا شعار تھے، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاردی: إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ......''

اہل مدینہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے کو اِس لئے بُرا سمجھتے تھے کہ وہ منات کے معتقد تھے اور اساف اور نائلہ کو نہیں مانتے تھے۔ ہشام بن عروہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا، جبکہ مَیں ابھی کمسن تھا، کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی شخص صفا و مروہ کی سعی نہ بھی کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔ اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

كلا لو كانت كما تقول كانت فلا جناح عليه ان لا يطوف بهما انما انزلت هذه الآية في الانصار كانوا يهلون لمناة و كانت مناة حذو قديد و كانوا يتحرجون ان يطوفوا بين الصفا والمروة فلما جاء الاسلام سألوا رسول الله ﷺ عن ذلك فانزل الله إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا[37]

آیت۲: شعائر اللہ کی بے ادبی سے روکتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَآئِدَ وَلَآ اٰمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ[38]

''ایمان والو! اللہ کے شعائر کی بے حرمتی نہ کرو نہ ادب والے مہینوں کی نہ حرم میں قربان ہونے والے اور پٹے پہنائے گئے جانوروں کی جو کعبہ کو جا رہے ہوں اور نہ ان لوگوں کی جو بیت اللہ کے قصد سے اپنے رب کے فضل اور اس کی رضا جوئی کی نیت سے جا رہے ہوں، ہاں جب تم احرام اتار ڈالو تو شکار کھیل سکتے ہو،

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

جن لوگوں نے تمہیں مسجد حرام سے روکا تھا ان کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم حد سے گزر جاؤ، نیکی اور پرہیز گاری میں ایک دوسرے کی امداد کرتے رہو اور گناہ اور ظلم و زیادتی میں مدد نہ کرو، اور اللہ سے ڈرتے رہو، بے شک اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔"

امام رازی لکھتے ہیں، ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ان المشرکین کانوا یحجون البیت ویھدون الھدایا ویعظمون المشاعر وینحرون فاراد المسلمون ان یغیروا علیھم فانزل اللہ: لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ [۳۹]

"مشرکین بیت اللہ کا حج کرتے تھے، قربانیاں پیش کرتے اور شعائر اللہ کی تعظیم کرتے۔ مسلمانوں نے ان مشاعر کو تبدیل کرنا چاہا تو اللہ نے یہ آیت اتاری: اللہ کے شعائر کی بے حرمتی نہ کرو۔"

آیت ۳: شعائر اللہ کا احترام کرنے سے دلوں میں تقویٰ پیدا ہوتا ہے۔ شعائر اللہ کی تعظیم کرنے والوں کا تذکرہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ذٰلِكَ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ [۴۰]

آیت ۴: قربانی کے اونٹوں کو شعائر اللہ قرار دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ [۴۱]

ب۔ احادیث نبویہ: قرآنی آیات کے علاوہ کئی احادیث میں شعائر اللہ کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ چند روایات وہ ہیں جو اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ کے شان نزول کے بارے میں اوپر گزر چکی ہیں۔ ان کے علاوہ اور بھی کئی احادیث ہیں:

حدیث ۱: جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سمعت رسول اللہ ﷺ حین قدم مکۃ طاف بالبیت سبعا فقرأ: **وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى** فصلی خلف المقام ثم اتی الحجر فاستلمه ثم قال: **نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهٖ** و قرأ: **اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ** [۴۲]

"میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، جب مکہ آئے تو آپ ﷺ نے بیت اللہ کے سات چکر لگائے اور یہ آیت پڑھی: اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ "اور مقام ابراہیم کو جائے نماز ٹھہرالو۔" آپ نے مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھی پھر حجر اسود کے پاس آئے اسے بوسہ دیا، پھر فرمایا: جس کا ذکر اللہ نے پہلے کیا ہے ہم وہاں سے آغاز کرتے ہیں اور آپ نے یہ آیت پڑھی: اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ."

حدیث ۲: تلبیہ جو شعائر میں سے ہے اسے بلند آواز سے پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

امرنی جبریل برفع الصوت فی الاھلال فانه من شعائر الحج [۴۳]

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

''مجھے جبریل نے حکم دیا کہ میں تلبیہ بلند آواز سے پڑھوں۔ یہ تلبیہ حج کے شعائر میں سے ہے۔''

حدیث۳: زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جَاءَنِی جِبْرِیْلُ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ مُرْ اَصْحَابَکَ فَلْیَرْفَعُوْا اَصْوَاتَھُمْ بِالتَّلْبِیَةِ فَاِنَّھَا مِنْ شِعَارِ الْحَجِّ [44]

''میرے پاس جبریل آئے اور انہوں نے کہا: محمد! اپنے صحابہ کو حکم دیجیے کہ وہ تلبیہ بلند آواز سے پڑھیں کیونکہ وہ حج کا شعار ہے۔''

حرمات اللہ اور شعائر اللہ میں فرق

اکثر مفسرین کے نزدیک شعائر اللہ سے مراد حرمات اللہ ہیں۔ سورۃ الحج میں جن جن چیزوں کو شعائر اللہ قرار دیا گیا ہے انہی چیزوں کو حرمات اللہ بھی کہا گیا ہے۔ سیاق وسباق دیکھنے سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے۔ قربانی کے جانوروں کو اللہ تعالیٰ نے شعائر اللہ میں سے قرار دیا ہے اور ان کی تعظیم کرنے والوں کی تعریف کی ہے۔ حرمات اللہ کی تعظیم کا تذکرہ بھی بالکل اسی انداز سے کیا گیا ہے۔ آیت ۳۲ کا آغاز یوں ہوتا ہے:

ذٰلِكَ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ.

اور آیت ۳۰ کا آغاز اس طرح ہوتا ہے:

ذٰلِكَ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ.

اس سلسلے کی تمام آیات پر ایک ساتھ نظر ڈالنے سے یہ حقیقت واضح ہوجاتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا........وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِیْنَ [45]

''جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکنے لگے اور اس حرمت والی مسجد سے بھی جسے ہم نے تمام لوگوں کے لیے مساوی کر دیا ہے وہیں کے رہنے والے ہوں یا باہر کے ہوں، جو بھی ظلم کے ساتھ وہاں الحاد کا ارادہ کرے ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے۔ اور جبکہ ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کو کعبہ کے مکان کی جگہ مقرر کر دی اس شرط پر کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا اور میرے گھر کو طواف قیام رکوع سجدہ کرنے والوں کے لیے پاک صاف رکھنا۔ اور لوگوں میں حج کی منادی کر دے لوگ تیرے پاس پاپیادہ بھی آئیں گے اور دبلے پتلے اونٹوں پر بھی دُور دراز کی تمام راہوں سے آئیں گے۔ اپنے فائدے حاصل کرنے کو آجائیں اور ان مقررہ دنوں میں اللہ کا نام یاد کریں ان چوپایوں پر جو پالتو ہیں۔ پس تم آپ بھی کھاؤ اور بھوکے فقیر کو بھی کھلاؤ۔ پھر وہ اپنا میل کچیل دُور کریں۔ اور اپنی نذریں پوری کریں اور اللہ کے قدیم گھر کا

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

طواف کریں۔ یہ ہے اور جو کوئی اللہ کی حرمتوں کی تعظیم کرے اس کے اپنے لیے اس کے رب کے پاس بہتری ہے۔اور تمہارے لیے چوپائے جانور حلال کر دیے گئے بجز ان کے جو تمہارے سامنے بیان کئے گئے ہیں پس تمہیں بتوں کی گندگی سے بچتے رہنا چاہیے اور جھوٹی بات سے بھی پرہیز کرنا چاہیے۔اللہ کی توحید کو مانتے ہوئے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتے ہوئے۔سنو اللہ کے ساتھ شریک کرنے والا گویا آسمان سے گر پڑا، اب یا تو اسے پرندے اچک لے جائیں گے یا ہوا کسی دُور دراز کی جگہ پھینک دے گی۔ یہ سن لیا اب اور سنو! اللہ کی نشانیوں کی جو عزت وحرمت کرے اس کے دل کی پرہیز گاری کی وجہ سے یہ ہے۔ان میں تمہارے لیے ایک مقررہ وقت تک کا فائدہ ہے۔پھر ان کے حلال ہونے کی جگہ خانہ کعبہ ہے۔اور ہر امت کے لیے ہم نے قربانی کے طریقے مقرر کیے ہیں تا کہ وہ ان چوپائے جانوروں پر اللہ کا نام لیں جو اللہ نے انہیں دے رکھے ہیں۔سمجھ لو کہ تم سب کا معبود برحق صرف ایک ہی ہے تم اسی کے تابع فرمان ہو جاؤ عاجزی کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیجئے۔انہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جائے ان کے دل تھرا جاتے ہیں، انہیں جو برائی پہنچے اس پر صبر کرتے ہیں، نماز قائم کرنے والے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے وہ اس میں سے بھی دیتے رہتے ہیں۔قربانی کے اونٹ ہم نے تمہارے لیے اللہ کی نشانیاں مقرر کر دی ہیں ان میں تمہیں نفع ہے۔پس انہیں کھڑا کے ان پر اللہ کا نام لو، پھر جب ان کے پہلو زمین سے لگ جائیں اسے (خود بھی) کھاؤ اور مسکین سوال سے رکنے والوں اور سوال کرنے والوں کو بھی کھلاؤ، اسی طرح ہم نے چوپایوں کو تمہارے ماتحت کر دیا ہے کہ تم شکر گزاری کرو۔اللہ کو قربانیوں کے گوشت نہیں پہنچتے نہ ان کے خون بلکہ اسے تو تمہارے دل کی پرہیز گاری پہنچتی ہے۔اسی طرح اللہ نے ان جانوروں کو تمہارا مطیع کر دیا ہے کہ تم اس کی رہنمائی کے شکر میں اس کی بڑائی بیان کرو، اور نیک (مخلص) لوگوں کو خوشخبری سنا دیجئے۔''

مزید برآں قرآن مجید میں شعائراللہ کے ضمن میں الشھر الحرام (ذوالقعدہ۔ذوالحجہ، محرم اور رجب) کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَآئِدَ.... [46]

اور الشھر الحرام کو دوسرے مقام پر حرمات سے تعبیر کیا گیا ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ [47]

''حرمت کے مہینے حرمت والے مہینوں کے بدلے ہیں اور حرمتیں ادلے بدلے کی ہیں جو تم پر زیادتی کرے تم بھی اس پر اسی کے مثل زیادتی کرو جیسی اس نے تم پر کی ہے۔''

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اس سے معلوم ہوا کہ شعائر اللہ ہی حرمات اللہ ہیں۔ نیز مفسرین نے حرمات اللہ سے شعائر اللہ ہی مراد لیا ہے۔ابن جریر طبری نے لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰہِ کی تفسیر لاتحلوا حرمات الله سے کی ہے۔[۴۸]

ابو سعود (م ۹۵۱ھ) نے بھی شعائر اللہ کی تفسیر میں ایک قول یہ ذکر کیا ہے: وقيل حرمات الله[۴۹]

عبدالرحمٰن بن ناصر سعدی (م ۱۳۷۵ھ) اپنی تفسیر میں شعائر اللہ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰہِ ای محرماته التی امركم بتعظيمها وعدم فعلها[۵۰]

''جن شعائر اللہ یعنی محرمات کی تعظیم کا اُن کے مرتکب نہ ہونے کا اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے اُن کی بے حرمتی نہ کرو۔''

علامہ شوکانی اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:

وقيل المراد بالشعائر هنا فرائض الله ومنه وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰہِ وقيل هي حرمات الله ولا مانع من حمل ذلك على الجميع اعتبارا لعموم اللفظ لا بخصوص السبب[۵۱]

''کہا گیا ہے کہ یہاں شعائر سے مراد اللہ کے مقرر کردہ فرائض ہیں، اسی کے بارے میں اللہ کا فرمان ہے: وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰہِ ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان سے مراد حرمات اللہ ہیں۔ خاص سبب کی بجائے لفظ کے عموم کا اعتبار کرتے ہوئے اسے سب پر محمول کرنے میں کوئی رُکاوٹ نہیں ہے۔''

محمد علی صابونی لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰہِ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

لا تستحلوا حرمات الله ولا تعتدوا حدوده[۵۲]

''اللہ کی حرمات کو حلال نہ جانو اور اس کی قائم کردہ حدود سے تجاوز نہ کرو۔''

بعض مفسرین نے شعائر اللہ کو حرمات اللہ کا ایک حصہ قرار دیا ہے۔ مولانا عبدالرحمٰن کیلانی (م ۱۹۹۵ء) لکھتے ہیں:

حرمات اللہ سے مراد اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء بھی ہیں اور قابل احترام اشیاء یعنی شعائر اللہ بھی ہیں۔ یعنی ان سب چیزوں کی حرمت و احترام کا پورا پورا خیال رکھنا چاہیے۔ اور تعمیر کعبہ کا اولین مقصد یہ تھا کہ اسے شرکیہ اعمال و افعال اور بتوں کی نجاستوں سے پاک و صاف رکھا جائے اور قریش مکہ نے ایسی نجاستوں کا بھی مطلق خیال نہ رکھا اور جو لوگ اللہ کی توحید کے قائل تھے ان کے بیت اللہ میں داخلہ پر پابندیاں لگا دیں۔ گویا اللہ کے گھر اور اس کے شعائر کی ہر طرح سے توہین کی۔ نیز اس مقام پر حرمات سے مراد عموماً حج، عمرہ، کعبہ، قربانی اور احرام سے متعلق احکام ہیں جیسے کسی سے لڑائی جھگڑا کرنے، احرام کی حالت میں شکار کرنے، صحبت کرنے سے بچنا اور ایسے احکام کا پورا پورا پاس رکھنا ضروری ہے۔[۵۳]

شعائر اللہ کا احترام ضروری ہے کیونکہ اگر کوئی شخص کسی نظام کے شعائر میں سے کسی کی توہین کرتا ہے تو

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

یہ اس بات کی علامت ہے کہ وہ دراصل اس نظام کے خلاف دشمنی رکھتا ہے اور اگر وہ توہین کرنے والا خود اسی نظام سے تعلق رکھتا ہو تو اس کا یہ فعل اپنے نظام سے ارتداد اور بغاوت کا ہم معنی ہے۔[۵۴]

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں شعائر اللہ کی تعظیم کا حکم دیا ہے اور بے حرمتی سے روکا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰہِ [۵۵]

ایک اور مقام پر فرمایا:

جَعَلَ اللّٰہُ الْکَعْبَةَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ قِیٰمًا لِّلنَّاسِ وَ الشَّھْرَ الْحَرَامَ وَ الْھَدْیَ وَ الْقَلَآئِدَ ذٰلِکَ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ وَ اَنَّ اللّٰہَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ [۵۶]

''اللہ نے کعبہ کو جو کہ ادب کا مکان ہے لوگوں کے قائم رہنے کا سبب قرار دیا اور عزت والے مہینہ کو بھی اور حرم میں قربانی ہونے والے جانور کو بھی اور ان جانوروں کو بھی جن کے گلے میں پٹے (ہار) ہوں یہ اس لئے تاکہ تم اس بات کا یقین کر لو کہ بے شک اللہ تمام آسمانوں اور زمین کے اندر کی ہر چیز کا علم رکھتا ہے اور بے شک اللہ سب چیزوں کو خوب جانتا ہے۔''

محمد علی صابونی لکھتے ہیں:

ونھی اللہ تعالی فی الآیة الثانیة عن احلال الشعائر کالصید فی الاحرام والقتال فی الشھر الحرام والتعرض للھدی والقلائد التی تھدی لبیت اللہ التعرض لقاصدی المسجدالحرام الذین یبتغون الفضل والرضوان من اللہ بقتالھم او الاعتداء علیھم[۵۷]

''اللہ تعالیٰ نے دوسری آیت میں شعائر کی بے حرمتی کرنے سے روکا ہے جیسے حالت احرام میں شکار کرنا، حرمت والے مہینوں میں قتال کرنا، بیت اللہ کی طرف روانہ کیے جانے والے قربانی کے جانوروں سے تعرض کرنا اور اللہ کے فضل و رضا کی تلاش میں مسجد حرام کا قصد کرنے والوں سے قتال کرنا اور ان پر ظلم و زیادتی کرنا۔''

مفتی محمد شفیع لکھتے ہیں: شعائر اللہ کی بے حرمتی ایک تو یہ ہے کہ سرے سے ان احکام کو نظر انداز کر دیا جائے، دوسرے یہ ہے کہ ان پر عمل تو کریں مگر ادھورا کریں پُورا نہ کریں، تیسرے یہ کہ مقرر کردہ حدود سے تجاوز کر کے آگے بڑھنے لگیں۔ لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰہِ میں ان تینوں صورتوں سے منع کیا گیا ہے۔[۵۸]

یہاں صرف چند شعائر کا نام لے کر ان کے احترام کا حکم دیا گیا ہے۔ اس کے بارے میں سید مودودی لکھتے ہیں:

شعائر اللہ کے احترام کا عام حکم دینے کے بعد چند شعائر کا نام لے کر ان کے احترام کا خاص طور پر حکم

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

دیا گیا کیونکہ اس وقت جنگی حالات کی وجہ سے یہ اندیشہ پیدا ہو گیا تھا کہ جنگ کے جوش میں کہیں مسلمانوں کے ہاتھوں ان کی توہین نہ ہو جائے۔ان چند شعائر کو نام بنام بیان کرنے سے یہ مقصود نہیں ہے کہ صرف یہی احترام کے مستحق ہیں۔[۵۹]

نیز فرماتے ہیں: احرام بھی منجملہ شعائر اللہ ہے اور اس کی پابندیوں میں سے کسی پابندی کو توڑنا اس کی بے حرمتی کرنا ہے۔اس لئے شعائر اللہ کے سلسلہ میں اس کا ذکر بھی کر دیا گیا کہ جب تک تم احرام بند ہوشکار کرنا خدا پرستی کے شعائر میں سے ایک شعار کی توہین کرنا ہے۔[۶۰]

لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰہِ کی تفسیر میں پیر محمد کرم شاہ الازہری لکھتے ہیں:

جن احکام کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کا طرہ امتیاز مقرر فرمایا ہے ان کی پابندی کرو،جن حدوں کو قائم کیا ہے ان سے تجاوز نہ کرو جن چیزوں کے استعمال سے روکا ہے ان کے قریب مت جاؤ۔[۶۱]

علامہ قرطبی (م ۶۷۱ھ) لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰہِ کی تفسیر میں رقمطراز ہیں:

وکان المشرکون یحجون ویعتمرون ویھدون فاراد المسلمون ان یغیروا علیھم فانزل اللہ تعالیٰ: لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰہِ[۶۲]

''مشرکین حج وعمرہ کرتے اور قربانی کرتے تھے۔مسلمانوں نے تبدیلی کا ارادہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے آیت لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰہِ اتاری۔''

شعائر اللہ کی بے حرمتی کرنے سے مراد یہ ہے ان کی پرواہ نہ کرنا،ان کی توہین کرنا اور حاجیوں کے اعمال میں رکاوٹ پیدا کرنا۔[۶۳]

احمد مصطفی مراغی لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰہِ کا مطلب بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ دین اللّٰہِ حلالا لکم تتصرفون فیھا کما تشاؤن بل اعملوا بما بینہ لکم ولا تتھاونوا بحرمتھا وتحولوا بینھا وبین المتنسکین بھا وتصدوا الناس عن الحج فی اشھرالحج[۶۴]

''ایمان والو! اللہ کے دین کے شعائر کی بے حرمتی نہ کرو کہ تم ان میں جیسے چاہو تصرف کرتے پھرو بلکہ وہ اعمال کرو جو اللہ نے تمہارے لیے بیان کیے ہیں۔شعائر کی بے ادبی معمولی نہ سمجھو،شعائر اور مناسک ادا کرنے والوں کے درمیان حائل مت ہونا اور نہ حج کے مہینوں میں لوگوں کو حج سے روکنا۔''

سید قطب شہید لکھتے ہیں:

فلا یستحلھا المحرم فی فترۃ احرامہ لان استحلالھا فیہ استھانۃ بحرمۃ اللہ الذی شرع ھذہ الشعائر وقد نسبھا السیاق القرآنی الی اللہ تعظیما لھا وتحذیرا من استحلالھا[۶۵]

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

''مُحرم دورانِ احرام ان کی بے ادبی کا مرتکب نہ ہو، ان کی بے حرمتی کرنا اللہ کی بے ادبی ہے جس نے یہ شعائر مقرر کیے ہیں۔ قرآن میں ان شعائر کی نسبت تعظیماً اللہ کی طرف کی گئی ہے اور اس لئے بھی کہ لوگ ان کی بے ادبی نہ کریں۔''

مزید برآں شعائر اللہ کو حرمات اللہ سے تعبیر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ان کا احترام کیا جائے کیونکہ حرمات کہتے ہی احترام کی چیزوں کو ہیں۔ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں:

جو کوئی اللہ کی حرمات یعنی قابل تعظیم چیزوں کی عزت کرے گا یہ ایسا کرنا اس کے پروردگار کے نزدیک اس کے لیے بہتر ہوگا کیونکہ مالک کے حکم کی فرمانبرداری کرنا ماتحت اور مملوک کے حق میں ہمیشہ بہتر ہوتا ہے۔[۶۶]

شعائر اللہ کی تعظیم کرنے والوں کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کی صفت سے متصف قرار دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ذٰلِكَ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ[۶۷]

یعنی یہ احترام دل کے تقوی کا نتیجہ ہے اور اس بات کی علامت ہے کہ آدمی کے دل میں کچھ نہ کچھ خدا کا خوف ہے جبھی تو وہ اس کے شعائر کا احترام کر رہا ہے۔ دوسرے الفاظ میں اگر کوئی شخص جان بوجھ کر شعائر اللہ کی ہتک کرے تو یہ اس بات کا صریح ثبوت ہے کہ اس کا دل خوف خدا سے خالی ہو چکا ہے یا تو وہ خدا کا قائل ہی نہیں ہے یا ہے تو اس کے مقابلے میں باغیانہ روش اختیار کرنے پر اتر آیا ہے۔[۶۸]

شعائر اللہ کے احترام کی حدود

شعائر اللہ کا احترام اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم ﷺ کی مقرر کردہ حدود کے اندر رہتے ہوئے کرنا چاہیے۔

''جس طرح 'شعائر' اللہ کے مقرر کردہ ہیں اسی طرح اسلام میں ان شعائر کی تعظیم کے حدود بھی خدا اور رسول ہی کے مقرر کردہ ہیں۔ جس شعیرہ کی تعظیم کی جو شکل شریعت میں ٹھہرا دی گئی ہے وہی اس حقیقت کے اظہار کی واحد شکل ہے جو اُس شعیرہ کے اندر مضمر ہے اس سے سر مو انحراف اس شعیرہ کی حقیقت سے انسان کو محروم کر دینے والی بات ہے بلکہ اس سے شرک و بدعت کے دروازے بھی کھل سکتے ہیں۔ فرض کیجئے ☆ کہ حجر اسود ایک شعیرہ ہے اس کی تعظیم کے لیے اس کو حالتِ طواف میں بوسہ دینے یا اس کو ہاتھ لگا کر چوم لینے یا اس کی طرف اشارہ کرنے کی جو شکلیں خود دین کے لانے والے کی طرف سے مقرر کر دی گئی ہیں اگر کوئی شخص تعظیم کی صرف انہی شکلوں پر قناعت نہ کرے بلکہ تعظیم شعائر اللہ کے جوش میں وہ اس پتھر کے آگے گھٹنے ٹیکنے لگے یا اس کے سامنے نذر پیش کرنے لگے یا اس پر پھول نثار کرنے لگے یا اس طرح کی کوئی اور حرکت کرنے

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

لگے تو ان باتوں سے وہ نہ صرف یہ کہ اس حقیقت سے بالکل دُور ہو جائے گا جو اِس شعیرہ کے اندر مضمر ہے بلکہ وہ شرک و بدعت میں بھی مبتلا ہو جائے گا۔[69]

ایک اور آیت کریمہ کی تفسیر میں امین احسن اصلاحی لکھتے ہیں: کعبہ کی وضاحت ''بیت الحرام'' کے لفظ سے یہاں اسی پہلو کی طرف توجہ دلانے کے لیے کی گئی ہے کہ یہ خدا کا محترم ٹھہرایا ہوا گھر ہے، اس کے احترام کے حدود و قیود مقرر ہیں ان حدود و قیود کی ہر حال میں نگہداشت رہے۔[70]

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ کی تفسیر میں مولانا اشرف علی تھانوی (م ۱۳۶۲ھ) لکھتے ہیں:

جن چیزوں کے ادب کی حفاظت کے واسطے خدا تعالیٰ نے کچھ احکام مقرر کیے ہیں ان احکام کے خلاف کر کے ان کی بے ادبی نہ کرو۔ مثلاً حرم اور احرام کا یہ ادب مقرر کیا ہے کہ اس میں شکار نہ کرو تو شکار کرنا بے ادبی اور حرام ہوگا۔ اور نہ حرمت والے مہینے کی (بے ادبی کرو کہ اس میں کافروں سے لڑنے لگو) اور نہ اُن جانوروں کی (بے ادبی کرو) جن کے گلے میں (اس نشانی کے لیے) پٹے پڑے ہوں (کہ یہ اللہ کی نیاز ہیں حرم میں ذبح ہوں گے) اور نہ اُن لوگوں کی (بے حرمتی کرو) جو کہ بیت الحرام (یعنی بیت اللہ) کے قصد سے جا رہے ہوں (اور) اپنے رب کے فضل اور رضامندی کے طالب ہوں (یعنی ان چیزوں کے ادب سے کافروں کے ساتھ بھی تعرض مت کرو) اور (اوپر کی آیت میں جو اِحرام کے ادب سے شکار کو حرام فرمایا گیا ہے وہ احرام ہی تک ہے ورنہ) جس وقت تم احرام سے باہر آ جاؤ تو (اجازت ہے کہ) شکار کیا کرو (بشرطیکہ وہ شکار حرم میں نہ ہو۔)[71]

قربانی کے جانوروں کے بارے میں سورۃ الحج کی آیت لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَآ اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ کی تفسیر میں سید مودودی لکھتے ہیں:

پہلی آیت میں شعائراللہ کے احترام کا عام حکم دینے اور اسے دل کے تقویٰ کی علامت ٹھہرانے کے بعد یہ فقرہ ایک غلط فہمی کو رفع کرنے کے لیے ارشاد فرمایا گیا۔ شعائراللہ میں ھدی کے جانور بھی داخل ہیں جیسا کہ اہل عرب مانتے تھے اور قرآن خود بھی آگے چل کر کہتا ہے کہ وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ''اور ان ہدی کے اونٹوں کو ہم نے تمہارے لیے شعائر اللہ میں شامل کیا ہے۔'' اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ شعائراللہ کی تعظیم کا جو حکم اوپر دیا گیا ہے کیا اس کا تقاضا یہ ہے کہ ہدی کے جانوروں کو بیت اللہ کی طرف جب لے جانے لگیں تو ان کو کسی طرح بھی استعمال نہ کیا جائے؟ ان پر سواری کرنا، یا سامان لادنا، یا ان کے دودھ پینا تعظیم شعائر اللہ کے خلاف تو نہیں؟ عرب کے لوگوں کا یہی خیال تھا چنانچہ وہ ان جانوروں کو بالکل کوتل لے جاتے تھے۔ راستے میں ان سے کسی قسم کا فائدہ اٹھانا ان کے نزدیک گناہ تھا۔ اسی غلط فہمی کو دُور کرنے کے

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

لیے یہاں فرمایا جارہا ہے کہ قربانی کی جگہ پہنچنے تک تم ان جانوروں سے فائدہ اٹھا سکتے ہو، ایسا کرنا تعظیمِ شعائر اللہ کے خلاف نہیں ہے۔ یہی بات ان احادیث سے معلوم ہوتی ہے جو اِس مسئلے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں۔ ان میں بیان ہوا ہے کہ نبی ﷺ نے دیکھا کہ ایک شخص اونٹ کی مہار تھامے پیدل چلا جارہا ہے اور سخت تکلیف میں ہے۔ آپ نے فرمایا: اس پر سوار ہو جا۔ اس نے عرض کیا: یہ ہدی کا اونٹ ہے! آپ نے فرمایا: ''ارے سوار ہو جا۔''[۷۲]

اللہ تعالیٰ کا ایک بہت بڑا شعیرہ اس کا آخری پیغمبر ہے۔ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ[۷۳] کے الفاظ سے ان کا دلی احترام کرنے اور ان کی نصرت وحمایت کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ اسی طرح لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ[۷۴] کا اعلان کیا گیا، آپ کا احترام یہ بھی ہے کہ آپ پر درود پڑھا جائے۔[۷۵] مگر آپ ﷺ کی شان میں غلو کرنے سے منع کر دیا گیا، چنانچہ ارشادِ نبوی ہے: لَا تُطْرُوْنِيْ كَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰى ابْنَ مَرْيَمَ فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدُهٗ وَلٰكِنْ قُوْلُوْا عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ[۷۶]

''میری شان میں غلو نہ کرو جیسے نصرانیوں نے عیسیٰ بن مریم کے بارے میں غلو کیا تھا۔ مَیں اُس کا بندہ ہوں، مجھے اللہ کا بندہ اور اُس کا رسول ہی کہو۔''

اللہ تعالیٰ کے ایک عظیم شعیرہ قرآن پاک کا احترام یہ ہے کہ اس کو طہارت کی حالت میں ہاتھ لگایا جائے۔ تلاوت کے وقت اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کر لی جائے۔ سجدہ تلاوت کیا جائے، ترتیل سے پڑھا جائے، تسبیح کے وقت تسبیح کی جائے نیز اس کو غور سے سنا جائے اور اس میں غور وفکر کیا جائے اور اس پر عمل کیا جائے۔[۷۷]

نماز اسلام کا ایک شعیرہ ہے۔ اس کا احترام یہ ہے کہ اس کی حفاظت کی جائے، طہارت کی حالت میں اس کی ادائیگی کی جائے۔ قبلہ رخ ہو کر خشوع وخضوع اور یکسوئی سے نماز ادا کی جائے۔ اس میں ریاکاری کا عمل دخل نہ ہو......ایک خاص نماز جمعۃ المبارک کا احترام یہ ہے کہ اذان ہونے پر وہ لوگ خرید وفروخت اور کاروبار چھوڑ دیں جن پر جمعہ فرض ہو نیز اہتمام کے ساتھ حکم ربانی فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ پر عمل کیا جائے۔

زکوٰۃ اسلامی شریعت اور مسلمانوں کا شعار ہے۔[۷۸] اسلام کے شعیرہ زکوٰۃ کا احترام یہ ہے کہ زکوٰۃ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے دی جائے۔[۷۹] نیز حلال پاکیزہ اور عمدہ مال سے ادا کی جائے۔[۸۰] زکوٰۃ دینے کے بعد احسان نہ جتلایا جائے۔[۸۱]

صوم کا احترام یہ ہے کہ وہ ایماناً واحتساباً رکھا جائے۔ سحری کھائی جائے تاکہ روزہ اہل کتاب کے روزہ سے ممتاز ہو جائے۔ نیز حالتِ روزہ میں جھوٹ اور دیگر فضولیات سے پرہیز کیا جائے۔ اس کے احترام میں یہ بات بھی شامل ہے کہ سحری آخری وقت میں کی جائے اور وقت ہونے پر افطار میں تعجیل کی جائے۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

مساجد کا احترام یہ ہے کہ انہیں آباد کیا جائے۔ نبی اکرمﷺ کی ہدایت کے مطابق مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کی دعا پڑھی جائے۔[۸۲] مسجد میں داخل ہوکر دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کی جائیں۔ نیز مساجد کا یہ بھی احترام ہے کہ ان میں خرید وفروخت نہ کی جائے۔ ایک حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ گمشدہ چیزوں کا اعلان بھی مسجد میں نہیں کرنا چاہیے۔[۸۳]

مزید برآں مساجد کی صفائی اور پاکیزگی کا خیال رکھا جائے۔ مساجد میں سے مسجد الحرام کا بطور خاص احترام کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ مسجد الحرام کی بے ادبی کرنے والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِيْ جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءَ نِ الْعَاكِفُ فِيْهِ وَ الْبَادِ وَ مَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ[۸۴]

''جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکنے لگے اور اس حرمت والی مسجد سے بھی جسے ہم نے تمام لوگوں کے لیے مساوی کر دیا ہے وہیں کے رہنے والے ہوں یا باہر کے، جو بھی ظلم کے ساتھ وہاں الحاد کا ارادہ کرے ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے۔''

سلام جو اسلام کا ایک شعیرہ ہے اس کا احترام یہ ہے کہ اس کا جواب دیا جائے اور بہتر یہ ہے کہ احسن جواب دیا جائے نیز آداب سلام کو ملحوظ خاطر رکھنا بھی اس شعیرہ کا احترام ہے۔

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ ہر شعیرہ کا احترام اس کے حسب حال ہی کیا جاتا ہے۔ بعض اوقات ایک شعیرے کے لیے کیا جانے والا ادب اگر دوسرے کے لیے کیا جائے تو بے ادبی قرار پاتا ہے۔

شعائراللہ میں مضمر حکمتیں

شعائراللہ کے مقرر کرنے میں بے شمار حکمتیں پوشیدہ ہیں۔ ان حکمتوں میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علیم وخبیر ہونے کا عقیدہ پختہ کیا جائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَ الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَ الْهَدْيَ وَ الْقَلَآئِدَ ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ وَ اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ[۸۵] اس آیت کریمہ کی تفسیر میں صاحب تدبر قرآن لکھتے ہیں:

ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ، **ذٰلِكَ** کا اشارہ مذکورہ بالا شعائر کی طرف ہے اور یہ حکمت بیان ہوئی ہے۔ ان شعائر کے مقرر کیے جانے کی کہ اللہ نے یہ اس لئے مقرر فرمائے ہیں کہ تمہارے اندر خدا کے فعلاً و صفتاً علیم وخبیر ہونے کا عقیدہ پوری طرح راسخ ہوجائے۔[۸۶]

شعائراللہ کے مقرر کرنے کی ایک حکمت اہلِ ایمان کا امتحان اور ابتلاء بھی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالُهٗٓ اَيْدِيْكُمْ وَ رِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

مَنْ یَّخَافُهٗ بِالْغَیْبِ [۸۵]

''ایمان والو! اللہ قدرے شکار سے تمہارا امتحان کرے گا جن تک تمہارے ہاتھ اور تمہارے نیزے پہنچ سکیں گے، تا کہ اللہ معلوم کرلے کہ کون شخص اس سے بن دیکھے ڈرتا ہے۔''

شعائر درحقیقت ابتلاء وامتحان کے لئے مقرر کیے گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے سے امتحان کرتا ہے کہ کون اس سے غیب میں رہتے ڈرتے ہیں، کون نہیں ڈرتے ظاہر ہے، اس امتحان میں پورے وہی اترتے ہیں اور وہی اتر سکتے ہیں جن کے اندر یہ علم راسخ ہوتا ہے کہ آسمان وزمین میں جو کچھ ہے سب کو خدا جانتا ہے۔ جن کے اندر یہ عقیدہ پختہ ہوتا ہے وہی ہیں جو غیب میں رہتے اور خدا سے ڈرتے ہیں اور یہی غیب میں رہتے خدا سے ڈرنا تمام خشیت وتقویٰ اور سارے اسلام وایمان کی روح ہے۔ [۸۸]

شعائراللہ کے مقرر کرنے کی ایک حکمت یہ ہے کہ ان کے ذریعے سے جاہلانہ رسوم سے حفاظت ہو جیسے حج کی بعض غلط رسوم کو شعائراللہ کے ذریعے ختم کیا گیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ لَیْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَ لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى وَ اْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ [۸۹]

''اور گھروں کے پیچھے سے تمہارا آنا کچھ نیکی نہیں، بلکہ نیکی والا وہ ہے جو متقی ہو، اور گھروں میں تم دروازوں میں سے آیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔''

شعائراللہ کی ادائیگی سے اخوت ومحبت کے جذبات بھی پروان چڑھتے ہیں کیونکہ سب مسلمان ان کی ادائیگی کے وقت ایک جیسا انداز اور رنگ ڈھنگ اپناتے ہیں جس سے ہم آہنگی پیدا ہوتی ہے۔ مزید برآں ہر ایک شعیرہ کے پیچھے الگ الگ حکمتیں مضمر ہیں۔

مثلاً قربانی حقیقت اسلام کا ایک مظہر ہے، اسلام کی حقیقت یہ ہے کہ بندہ اپنے آپ کو بالکلیہ اپنے رب کے حوالہ کر دے۔ اپنی کوئی محبوب سے محبوب چیز بھی اس کی راہ میں دینے سے دریغ نہ کرے۔ اس حقیقت کا عملی مظاہرہ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیٹے کی قربانی کر کے کیا وہ تاریخ انسانی کا ایک بے نظیر واقعہ ہے۔ اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس کی یادگار میں جانوروں کی قربانی کو ایک شعیرہ کے طور پر مقرر فرما دیا تا کہ اس کے ذریعہ سے لوگوں کے اندر اسلام کی اصل حقیقت برابر تازہ ہوتی رہے۔

اسی طرح حجر اسود ایک شعیرہ ہے۔ یہ پتھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے عہد سے اس روایت کا ایک نشان ہے کہ اس کو بوسہ دے کر یا اس کو ہاتھ لگا کر بندہ اپنے رب کے ساتھ عہد بندگی اور اپنے میثاقِ اطاعت کی تجدید کرتا ہے۔ گویا یہ اس کی طرف سے خدا کے ساتھ عہد محبت و وفاداری کا اظہار ہوتا ہے۔ اسی طرح جمرات بھی شعائراللہ میں سے ہیں۔ یہ نشانات اس لئے قائم کیے گئے ہیں کہ حجاج ان پر کنکریاں مار کر اپنے

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

عزم کا اظہار کرتے ہیں کہ وہ بیت اللہ کے دشمنوں اور اسلام کے دشمنوں پر، خواہ وہ ابلیس کی ذریات سے تعلق رکھنے والے ہوں یا انسانوں کے کسی گروہ سے، لعنت کرتے ہیں اور ان کے خلاف جہاد کے لئے ہر وقت مستعد ہیں۔

علی ھذا القیاس بیت اللہ بھی ایک شعیرہ بلکہ سب سے بڑا شعیرہ ہے جو پوری امت کا قبلہ اور توحید ونماز کا مرکز ہے اس کے اردگرد طواف کر کے اور اپنی نمازوں اور اپنی تمام مسجدوں کا اس کو قبلہ قرار دے کر ہم اس حقیقت کا اظہار کرتے ہیں کہ جس خدائے واحد کی عبادت کے لیے یہ گھر تعمیر ہوا ہم اسی کے بندے، اسی کی طرف رخ کرنے والے، اسی کے عبادت گزار اور اسی کی شمع توحید پر پروانہ وار نثار ہیں۔

اسی طرح صفا اور مروہ بھی اللہ تعالیٰ کے شعائر میں سے ہیں۔ان کے شعائر میں سے ہونے کی وجہ عام طور پر تو یہ بیان کی جاتی ہے کہ انہی دو پہاڑیوں کے درمیان حضرت ہاجرہ نے حضرت اسماعیل کے لئے پانی کی تلاش میں تگ ودَو کی تھی......یہیں حضرت ابراہیم نے اپنے رب کے حکم کی تعمیل میں فرمانبردارانہ اور غلامانہ سرگرمی دکھائی اس وجہ سے ان دونوں پہاڑیوں کو شعائر میں سے قرار دے دیا گیا اور ان سبھی کی یادگار ہمیشہ کے لئے محفوظ کر دی گئی۔[۹۰]

شعائراللہ کی تفصیل

شعائراللہ کئی قسم کے ہیں؛ مکانی، زمانی، علامتی اور دیگر کئی قسم کے شعائر کا تذکرہ قرآن وحدیث میں پایا جاتا ہے۔عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے نزدیک تمام مناسک حج شعائراللہ ہیں۔مجاہد کہتے ہیں، صفا، مروہ، قربانی کے اونٹ اور دیگر قربانی کے جانور شعائراللہ میں سے ہیں۔[۹۱]

اکثر مفسرین نے الشھر الحرام، الھدی، القلائد اور آمّین البیت الحرام کو شعائراللہ قرار دیا ہے، ان کا استدلال لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰہِ اور جَعَلَ اللّٰہُ الْکَعْبَۃَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ[۹۲] سے ہے۔جبکہ امام رازی نے سورۃ المائدۃ کی آیت لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰہِ میں الھدی کو شعائراللہ میں شمار نہیں کیا، انہوں نے ایک نحوی قاعدہ المعطوف یجب ان یکون مغایرا للمعطوف علیه[۹۳] کا سہارا لیا ہے۔مگر ضروری نہیں کہ ہر جگہ اس قاعدے کی پابندی کی جائے۔متذکرہ بالا آیت کی تفسیر میں خود امام رازی نے الھدی پر القلائد کا عطف تسلیم کیا ہے۔لکھتے ہیں:

وعطفت علی الھدی مبالغة فی التوصیة بھا لانھا اشرف الھدی[۹۴]

''القلائد کا عطف الھدی پر ہے تاکہ اس کے بارے میں زیادہ تاکید کی جائے کیونکہ وہ سب سے بہتر ھدی ہے۔''

مولانا عبدالحق حقانی نے الشھر الحرام، الھدی، القلائد وغیرہ کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ بھی شعائراللہ

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

میں شامل ہیں، تعمیم کے بعد تخصیص تاکید واہتمام کے لئے ہے۔ [95]

مولانا عبدالرحمٰن کیلانی نے حرمت والے مہینوں، ھدی، قلائد اور تمام مناسک حج کو شعائراللہ میں شامل قرار دیا ہے۔ [96]

ابن جوزی نے مختلف اقوال کی روشنی میں کئی اشیاء کو شعائراللہ سے قرار دیا ہے۔ [97] جن میں مناسک حج، احرام کی حالت میں حرام کردہ امور، بیت اللہ کی طرف جانے والے قربانی کے جانور، حرم کی حدود کے نشانات اور حدود اللہ وغیرہ شامل ہیں۔ [98]

علامہ خازن شعائراللہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

وقیل الهدایا المشعرة [99]

''کہا گیا ہے کہ (شعائراللہ سے مراد قربانی کے) وہ جانور ہیں جنہیں نشان لگائے جاتے ہیں۔''

قربانی کے اونٹوں کے بارے میں تو کوئی اختلاف نہیں کہ وہ شعائراللہ میں سے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ الْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ [100]

''قربانی کے اونٹوں کو ہم نے تمہارے لیے اللہ کی نشانیوں میں شامل کر دیا ہے۔''

سید محمد رشید رضا نے شعائراللہ سے مناسک حج، اللہ کے تمام فرائض، اللہ کی حدود اور حلال وحرام سب چیزیں مراد لی ہیں۔ [101]

مولانا شبیر احمد عثمانی شعائراللہ کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ان (شعائراللہ) میں حرم محترم، بیت اللہ شریف، جمرات، صفاومروہ، ھدی، احرام، مساجد، کتب سماویہ وغیرہ، تمام حدود وفرائض اور احکام دینیہ شامل ہیں۔ آگے ان نشانیوں میں سے بعض مخصوص چیزوں کا، جو مناسک حج سے متعلق ہیں، ذکر کرتے ہیں۔ [102]

علامہ آلوسی نے مواقف حج اور حج کرنے والے کے وہ افعال مراد لیے ہیں جو اُس کی علامات ہوتے ہیں، جن سے اس کی پہچان ہوتی ہے جیسے مرامی الجمار (رمی کی جگہ)، مطاف، مسعی (سعی کی جگہ)، احرام، طواف، سعی، بال منڈوانا اور نحر کرنا۔ [103]

بعض نے یہ لکھا ہے کہ شعائراللہ میں یہ چیزیں شامل ہیں: کعبہ، بیت اللہ اور حج کی رسوم، جمرات، صفاومروہ وغیرہ اور چار حرمت کے مہینے جس میں رجب، ذیقعدہ، ذی الحج اور محرم شامل ہیں اور ھدی یعنی جو جانور قربانی کے لئے لے جائے جا رہے ہوں ...... اور جس (ھدی) کے گلے میں پٹا ڈال دیا جائے تاکہ لوگ پہچان لیں کہ یہ کعبہ کی قربانی کے لئے مخصوص ہے اور ان لوگوں کی جو حج کر کے خدا کی خوشنودی حاصل کرنے اور اس کے ساتھ اگر وہ چاہیں تجارت کا کاروبار کرنے کے لئے بیت اللہ آتے ہیں ان (سب) میں سے کسی

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

کی بھی بے حرمتی/ بے قدری نہ کرو۔[104]

اسی طرح عیدین اور اذان بھی شعائراللہ میں سے ہیں۔شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں:

واقتضت الحکمة الالھیة ان لا یکون الاذان اعلام وتنبیہ بل یضم ان یکون من شعائر الدین[105]

''اور حکمتِ الٰہیہ کا مقتضیٰ یہ ہوا کہ اذان کے اندر صرف اعلام اور تنبیہ نہ پائی جائے بلکہ وہ شعائر اسلام میں سے ایک شعار ٹھہرایا جائے۔''

شاہ ولی اللہ نے قرآن، کعبہ، پیغمبرﷺ اور نماز کو اللہ تعالیٰ کے چار بڑے شعائر قرار دیا ہے۔[106]

مذکورہ بالا مباحث سے معلوم ہوا کہ مفسرین کے نزدیک جو چیزیں شعائراللہ میں شمار ہوتی ہیں وہ درجِ ذیل ہیں:

۱۔اللہ تعالیٰ کے دین کی امتیازی علامات

۲۔اللہ تعالیٰ کی عظمت ومعبودیت کی مخصوص علامات

۳۔اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ فرائض واحکام اور نواہی ومحرمات

۴۔مسجدِ حرام اور بیت اللہ

۵۔قرآنِ مجید

۶۔محمد رسول اللہﷺ

۷۔صفاومروہ

۸۔حجرِ اسود

۹۔نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ

۱۰۔قربانی کے جانور الھدی، القلائد اور البُدن وغیرہ

۱۱۔حرمت والے چار مہینے

۱۲۔آمّین البیت الحرام (بیت اللہ کے حج وعمرہ کی غرض سے جانے والے)

۱۳۔احرام اور حالتِ احرام میں ممنوعہ اُمور

۱۴۔طواف ومطاف، سعی ومسعیٰ، مرامی الجمار (رمی کی جگہ) وجمرات، حلق اور نحر

۱۵۔شہروں کی حرمت کے نشانات، حدودِ حرم وغیرہ

۱۶۔محسوس اعمال وافعال جو عرفاً مسلمان ہونے کی علامت ہیں، جیسے اذان، نماز، حج، ختنہ، مسنون داڑھی وغیرہ

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۱۷۔مساجد

۱۸۔ملاقات کے وقت السلام علیکم کہنا

شعائراللہ اور قابلِ لحاظ امور

شعائراللہ کے بارے میں چند اصولی باتوں کا مدنظر رکھنا از حد ضروری ہے:

(ا)۔ ایک یہ کہ یہ شعائراللہ اوراس کے رسول کے مقرر کردہ ہیں کسی دوسرے کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ اپنے طور پر کسی چیز کو دین کے شعائر میں سے قرار دے دے یا جو چیز شعائر کی فہرست میں داخل ہے اس کو خارج کردے۔دین میں اس قسم کے من مانے تصرفات سے شرک و بدعت کی راہیں کھلتی ہیں۔جن قوموں نے اپنے جی سے شعائر قرار دیے تاریخ گواہ ہے کہ انہوں نے اس طرح شرک و بت پرستی کی راہیں کھول دیں۔[۱۰۷] ارشاد باری تعالیٰ ہے:

مَا جَعَلَ اللّٰہُ مِن بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰہِ الْكَذِبَ وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ[۱۰۸]

’’اللہ نے نہ بحیرہ کو مشروع کیا ہے اور نہ سائبہ کو اور نہ وصیلہ کو اور نہ حام کو لیکن جولوگ کافر ہوئے ہیں وہ اللہ پر جھوٹ لگاتے ہیں اور اکثر کافر عقل نہیں رکھتے۔‘‘

صاحبِ تدبرِ قرآن لکھتے ہیں:

اوپر آیت ۹۷(جَعَلَ اللّٰہُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ) میں ان چیزوں کا ذکر ہوا ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے شعائر کا درجہ قرار دے کر محترم قرار دیا ہے۔اس کے بعد چند مناسب موقع تنبیہات آ گئیں۔اب یہ ان مشرکانہ چیزوں کا ذکر ہورہا ہے جن کو مشرکین نے شعائر کا درجہ دے کر مذہبی تقدس کا جامہ پہنا رکھا تھا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں میں سے کسی چیز کو بھی مشروع نہیں کیا تھا۔مشرکین نے من گھڑت طور پر ان کو ایجاد کیا اور پھر اپنی ان بدعات کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کردیا کہ اس نے ان کے احترام کا حکم دیا ہے۔[۱۰۹]

جس شعیرہ کی تعظیم کی جو شکل شریعت میں ٹھہرادی گئی ہے وہی اس حقیقت کے اظہار کی واحد شکل ہے۔[۱۱۰]

ان شعائر میں اصل مطمحِ نظر وہ حقیقتیں ہوا کرتی ہیں جو ان کے اندر مضمر ہوتی ہیں ان حقیقتوں کے اظہار کے لئے یہ شعائر گویا قالب کی حیثیت رکھتے ہیں اس وجہ سے ملت کی زندگی کے لئے سب سے زیادہ ضروری کام یہ ہوتا ہے کہ لوگوں کے دلوں اور دماغوں میں یہ حقیقتیں برابر زندہ اور تازہ رکھی جائیں۔اگر یہ اہتمام سرد پڑ جائے تو دین کی اصل روح نکل جاتی ہے صرف قالب باقی رہ جاتا ہے اور پھر آہستہ آہستہ لوگوں کی اصل توجہ صرف قوالب پر مرکوز ہو جاتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دین صرف ایک مجموعۂ رسوم بن کے رہ جاتا ہے۔[۱۱۱]

واضح رہے کہ ان حقیقتوں اور مقاصد کو پانے کے لیے صرف وہی راستہ اختیار کیا جائے جو اللہ تعالیٰ اور رسولِ

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اکرم ﷺ کا متعین کردہ ہے۔

مختلف مذاہب اور اقوام کے شعائر

مختلف مذاہب اور اقوام کی پہچان ان کے شعائر سے ہوتی ہے بعض مفسرین نے بعض مذاہب و اقوام کے شعائر کا تذکرہ بھی کیا ہے۔ سید مودودی لکھتے ہیں:

سرکاری جھنڈے، فوج اور پولیس وغیرہ کے یونیفارم، سکے، نوٹ اور اسٹامپ حکومتوں کے شعائر ہیں اور وہ اپنے محکوموں سے بلکہ جن جن پر ان کا زور چلے سب سے ان کے احترام کا مطالبہ کرتے ہیں۔ گرجا اور قربان گاہ اور صلیب مسیحیت کے شعائر ہیں۔ چوٹی اور زنار اور مندر برہمنیت کے شعائر ہیں۔ کیس اور کڑا اور کرپان وغیرہ سکھ مذہب کے شعائر ہیں۔ ہتھوڑا اور درانتی اشتراکیت کا شعار ہے۔ سواستیکا آریہ نسل پرستی کا شعار ہے۔[۱۱۲]

مولانا عبدالرحمٰن کیلانی لکھتے ہیں:

ہر مذہب اور ہر نظام کی امتیازی علامات کو شعائر کہا جاتا ہے: مثلاً اذان، نماز باجماعت اور مساجد مسلمانوں کے، گرجا اور صلیب عیسائیوں کے، تلک، زنار، چوٹی اور مندر ہندوؤں کے، کیس، کڑا اور کرپان سکھوں کے، ہتھوڑا اور درانتی اشتراکیت کے اور سرکاری جھنڈے، قومی ترانے، فوج اور پولیس کے یونیفارم وغیرہ حکومتوں کے امتیازی نشان ہوتے ہیں۔[۱۱۳]

دیگر مذاہب کے شعائر کا احترام

تمام اقوام و مذاہب دیگر لوگوں سے اپنے شعائر کا احترام کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ سید مودودی لکھتے ہیں:

اگر کوئی شخص کسی نظام کے شعائر میں سے کسی شعار کی توہین کرتا ہے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ وہ دراصل اس نظام کے خلاف دشمنی رکھتا ہے اور اگر وہ توہین کرنے والا خود اسی نظام سے تعلق رکھتا ہو تو اس کا یہ فعل اپنے نظام کے خلاف ارتداد اور بغاوت کا ہم معنیٰ ہے۔[۱۱۴]

دیگر مذاہب کے شعائر کے اس جز کا بطور خاص احترام کیا جائے جو خدائے واحد کی عبادت پر مشتمل ہو۔ سید مودودی لکھتے ہیں:

کوئی شخص، خواہ وہ غیر مسلم ہی کیوں نہ ہو، اگر اپنے عقیدے و عمل میں خدائے واحد کی بندگی و عبادت کا کوئی جز رکھتا ہے۔ اس جز کی حد تک مسلمان اس سے موافقت کریں گے اور ان شعائر کا بھی پورا احترام کریں گے جو اُس کے مذہب میں خالص خدا پرستی کی علامت ہوں۔ اس چیز میں ہمارے اور اس کے درمیان نزاع نہیں بلکہ موافقت ہے۔ نزاع اگر ہے تو اس امر میں نہیں کہ وہ خدا کی بندگی کیوں کرتا ہے بلکہ اس امر میں ہے کہ وہ خدا کی بندگی کے ساتھ دوسری بندگیوں کی آمیزش کیوں کرتا ہے۔[۱۱۵]

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

ان بیانات کے لئے مشرکین کے ان شعائر کو بنیاد بنایا گیا ہے جن کے احترام کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا تھا۔مفسر مذکور لکھتے ہیں:

اس وقت حکم دیا گیا کہ یہ لوگ مشرک ہی سہی تمہارے اوران کے درمیان جنگ ہی سہی مگر جب یہ خدا کے گھر کی طرف جاتے ہیں تو انہیں نہ چھیڑو ☆ حج کے مہینوں میں ان پر حملہ نہ کرو۔خدا کے دربار میں نذر کرنے کے لئے جو جانور یہ لیے جارہے ہوں ان پر ہاتھ نہ ڈالو کیونکہ ان کے بگڑے ہوئے مذہب میں خدا پرستی کا جتنا حصہ باقی ہے وہ بجائے خود احترام کا مستحق ہے نہ کہ بے احترامی کا۔[۱۱۶]

خلاصۂ تحقیق

خلاصۂ تحقیق کو مختصر طور پر درج ذیل نکات کے تحت بیان کیا جاسکتا ہے:

۱۔ ہر مذہب وملت کے لئے ضروری ہے کہ اگر وہ اپنی بقا چاہتی ہے تو اپنے شعائر کی حفاظت کرے۔

۲۔ امت مسلمہ کو اُس کی بقا کے لئے غیر قوموں کے شعار اختیار کرنے سے منع کیا گیا ہے اور اپنے شعائر پر عمل پیرا ہونے کا حکم دیا گیا ہے۔

۳۔ ہر مذہب اور قوم کے امتیازی نشانات ان کے شعائر کہلاتے ہیں۔

۴۔ اللہ تعالیٰ کے دین کے امتیازی نشانات شعائر اللہ کہلاتے ہیں،اس میں تمام اوامر ونواہی اور حلال وحرام شامل ہیں۔

۵۔ شعائر اللہ کا تذکرہ قرآن مجید اور احادیث نبویہ میں موجود ہے۔

۶۔ شعائر اللہ کو حرمات اللہ سے بھی تعبیر کیا گیا ہے۔

۷۔ اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم ﷺ نے شعائر اللہ کا احترام کرنے کا حکم صادر کیا ہے۔

۸۔ شعائر اللہ کا احترام کرنے والوں کے لئے کتاب وسنت میں کئی انعامات کا اعلان کیا گیا ہے۔

۹۔ شعائر اللہ کے احترام کے بارے میں جو ہدایات دی گئی ہیں انہی کے مطابق ان کا احترام بجالانا چاہیے۔ان میں اپنی مرضی کا کوئی عمل دخل نہیں۔

۱۰۔ شعائر اللہ میں بہت سی حکمتیں پنہاں ہیں۔

۱۱۔ کیا کیا چیزیں شعائر اللہ میں شامل ہیں،اس پر بھی مفسرین نے بحث کی ہے۔

۱۲۔ شعائر اللہ کے بارے میں کچھ اصولی ضابطے بھی مقرر کیے گئے ہیں۔

۱۳۔ مذاہب واقوام کے شعائر کا تذکرہ اوران کے شعائر کا احترام کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

حوالہ جات وحواشی

۱۔سنن ابوداؤد، کتاب اللباس،باب فی لبس الشھرۃ،حدیث۴۰۳۱،(حافظ ابن حجر عسقلانی فتح الباری میں فرماتے ہیں: اس کی سند جید ہے۲۲۲/۱۰، ادارات البحوث العلمیۃ والافتاء سعودی عرب)۔علامہ ناصر الدین البانی نے اسے صحیح سنن ابی داؤد میں ذکر کیا ہے۔(حدیث:۳۴۰۱) ترجمہ:''جو کسی قوم سے مشابہت کرے وہ انہی میں سے ہے۔'' اسلامی شعائر اور مسلمانوں کے ملی تشخص کی حفاظت کے موضوع پر امام ابنِ تیمیہ رحمہ اللہ کی کتاب اقتضاء الصراط المستقیم فی مخالفۃ اصحاب الجحیم بھی لائق مطالعہ ہے۔

۲۔ صحیح ترمذی،ابواب اللباس عن رسول اللہ ﷺ،باب الخضاب ، حدیث:۱۴۳۳،مکتب التربیۃ العربی لدول الخلیج،ریاض

۳۔محمد بن احمد القرطبی،الجامع لاحکام القران ۹/۶،ط:۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء،دار الفکر بیروت

۴۔عبدالرحمٰن کیلانی،تیسیر القرآن ۴۷۶/۱،ط:۱،۲۰۰۱ء،مکتبہ السلام وسن پورہ لاہور

۵۔التفسیر الکبیر ۲۸۰/۱۱،ط:۳،۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء،داراحیاء التراث العربی، بیروت

۶۔امین احسن اصلاحی،تدبر قرآن ۳۴۰/۱،ط:۳،انجمن خدام القرآن لاہور

۷۔ابوبکر الجصاص،احکام القران ۲۹۱/۳،ط:۱۹۹۲ء، داراحیاء التراث العربی، بیروت

۸۔سید ابوالاعلیٰ مودودی،تفہیم القرآن ۴۳۸/۱،ط:۱۹۹۳ء،مرکزی مکتبہ اسلامی، دہلی

۹۔لسان العرب،ص:۲۲۷۷،مادہ''شعر''،دار المعارف مصر　۱۰۔ایضاً،ص:۲۲۷۶　۱۱۔ایضاً

۱۲۔الراغب الاصفھانی، المفردات فی غریب القران، کتاب الشین ،دیکھیے مادہ''شعر''،مکتبہ مرتضویہ، ایران

۱۳۔مسند احمد ۶۵/۴،دار الفکر، بیروت؛سنن ترمذی،ابواب الجھاد،ما جاء فی الشعار،حدیث:۱۶۸۲

۱۴۔سنن ابو داؤد، کتاب الجھاد، باب فی البیات ،حدیث:۲۶۳۸؛نیز دیکھیے ایضاً،باب فی الرجل ینادی بالشعار ،حدیث:۲۵۹۶؛سنن ابن ماجۃ،کتاب الجھاد،باب الغارۃ و البیات و قتل النساء و الصبیان،حدیث:۲۸۴۰،دار السلام،لاہور

۱۵۔سنن ترمذی، ابواب صفۃ القیامۃ، باب ماجاء فی شان الصراط ،حدیث:۲۴۳۲،امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے،ہم اسے عبدالرحمٰن بن اسحاق کی روایت سے ہی جانتے ہیں۔(اسلامی کتب خانہ،اردو بازار،لاہور)

۱۶۔مولانا محمد عبدالرحمٰن مبارکپوری،تحفۃ الاحوذی ۱۱۹/۷،دار الفکر، بیروت

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۱۷۔مولانا شبیر احمد عثمانی تفسیر عثمانی،ص:۱۴۰،مجمع الملک فہد،مدینہ منورہ

۱۸۔ تفسیر القران العظیم (تفسیر ابن کثیر) ۱/۷۰۳، ط:۲۰۰۱ء،مکتبہ قدوسیہ اردو بازار، لاہور

۱۹۔ التفسیر الکبیر ۱۱/۲۸۰　　۲۰۔ایضاً　۲۱۔الجامع لاحکام القران:۶/۱۰

۲۲۔لسان العرب مادہ ''شعر''　　۲۳۔علامہ طوسی تفسیر التبیان ۳/ ۴۱۸۔۴۱۹

۲۴۔محمد جمال الدین قاسمی تفسیر القاسمی المسمی محاسن التاویل ۴/۱۲،دار الفکر، بیروت

۲۵۔احمد مصطفی المراغی،تفسیر المراغی ۶/۴۴،ط:۵،مصطفی البابی الحلبی،مصر

۲۶۔تفہیم القرآن ۱/۴۳۹　　۲۷۔مولانا ثناء اللہ امرتسری تفسیر ثنائی ص:۴۰۱،ثنائی اکیڈمی لاہور

۲۸۔ابن جریر طبری، جامع البیان فی تاویل آی القران ۶/۵۵،ط:۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء،دار الفکر، بیروت

۲۹۔عبدالرحمٰن بن محمد ثعالبی تفسیر ثعالبی (جواھر الحسان) ۱/ ۴۳۸،مؤسسۃ الاعلمی، بیروت

۳۰۔معارف القرآن جلد ۲،المائدۃ:۲،ادارۃ المعارف،دار العلوم کراچی

۳۱۔سید امیر علی ملیح آبادی،مواھب الرحمٰن ۲/۳۸تفسیر سورۃ المائدۃ،مکتبہ رحمانیہ،اردو بازار، لاہور

۳۲۔شاہ ولی اللہ، حجۃ اللہ البالغۃ، باب:۴۳،ص:۱۱۶۔۱۱۷،دار الاشاعت، کراچی　　۳۳۔البقرۃ ۲:۱۵۸

۳۴۔جامع البیان فی تاویل آی القران ۲/۴۶

۳۵۔صحیح بخاری ،کتاب التفسیر، باب ﴿**ان الصفا والمروۃ من شعائراللہ**......﴾ (تفسیر سورہ البقرۃ) ،حدیث:۴۴۹۶

۳۶۔ایضاً،کتاب الحج، باب ماجاء فی السعی بین الصفا والمروۃ،حدیث:۱۶۴۸

۳۷۔ایضاً،کتاب تفسیر القران، باب ﴿**ان الصفا والمروۃ**......﴾ شعائر علامات......حدیث:۴۴۹۵، نیز دیکھیے کتاب الحج،باب وجوب الصفا و المروۃ و جعل من الشعائر،حدیث:۱۶۴۸

۳۸۔ المائدۃ ۵:۲　　۳۹۔ التفسیر الکبیر ۱۱/۲۸۰

۴۰۔الحج ۲۲:۳۲　　۴۱:ایضاً:۳۶

۴۲۔جامع ترمذی، ابواب التفسیر عن رسول اللہﷺ ،و من سورۃ البقرۃ،حدیث:۲۹۶۷

۴۳۔مسند احمد ۲/ ۳۲۵　۴۴۔سنن ابن ماجۃ،کتاب المناسك،باب رفع الصوت بالتلبیۃ،حدیث:۲۹۲۳

۴۵۔الحج:۲۵۔۳۷　　۴۶۔ المائدۃ ۵:۲　　۴۷: البقرۃ ۲:۱۹۴　　۴۸۔تفسیر طبری ۶/۵۴

۴۹۔ابو السعود محمد بن محمد العمادی، تفسیر ابی السعود ۲/۳،داراحیاء التراث العربی، بیروت

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۵۰۔ تیسیر الکریم الرحمن فی تفسیر کلام المنان ۱/۱۸۱، ط:۱، ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۶ء، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت

۵۱۔ فتح القدیر الجامع بین فنی الروایۃ والدرایۃ من علم التفسیر ۲/ ۹، المکتبۃ التجاریۃ، مکہ مکرمہ

۵۲۔ محمد علی صابونی، صفوۃ التفاسیر، سورۃ المائدۃ:۲، مکتبہ الغزالی، شام

۵۳۔ تیسیر القرآن ۳/۱۵۸   ۵۴۔ تفہیم القرآن ۱/ ۴۳۸   ۵۵۔ المائدۃ ۵:۲

۵۶۔ ایضاً: ۹۷   ۵۷۔ تفسیر آیات الاحکام ۱/ ۵۲۳، ط:۲، ۱۹۷۱ء مکتبہ الغزالی، دمشق، شام

۵۸۔ معارف القرآن، تفسیر سورۃ المائدۃ:۲   ۵۹۔ تفہیم القرآن ۱/ ۴۳۹   ۶۰۔ ایضاً

۶۱۔ پیر محمد کرم شاہ الازہری، ضیاء القرآن ۱/ ۴۳۶ - ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور

۶۲۔ الجامع لاحکام القران ۶/ ۱۰

۶۳۔ قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی، تفسیر المظھری ۳/ ۳۵۱ سعید کمپنی کراچی

۶۴۔ تفسیر المراغی ۶/ ۴۴

۶۵۔ فی ظلال القرآن ۲/ ۸۳۷-۸۳۸، ط:۱۷، ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۲ء دار الشروق، بیروت

۶۶۔ تفسیر ثنائی، ص: ۴۰۱   ۶۷۔ الحج ۲۲: ۳۲   ۶۸۔ تفہیم القرآن: ۳/ ۲۲۴

☆۔ یہاں ''مثلاً'' یا ''جیسے'' کے الفاظ زیادہ مناسب ہیں۔

۶۹۔ امین احسن اصلاحی، تدبر قرآن ۱/ ۳۴۱، ط:۲، ۱۹۷۶ء، مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن، لاہور

۷۰۔ ایضاً: ۲/ ۳۷۰

۷۱۔ مولانا محمد اشرف علی تھانوی، بیان القرآن، ص: ۴۴۱، ط: ۱۴۲۶ھ، ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ، ملتان

۷۲۔ تفہیم القرآن ۳/ ۲۲۴   ۷۳۔ الفتح ۴۸: ۹   ۷۴۔ الحجرات ۴۹: ۱

۷۵۔ تفصیل کے لیے دیکھیے حجۃ اللہ البالغۃ، باب ۴۳، ص: ۱۱۸

۷۶۔ صحیح بخاری، کتاب الانبیاء، باب قول اللہ عز و جل: ﴿واذکر فی الکتاب مریم﴾، حدیث: ۳۴۴۵

۷۷۔ تفصیل کے لیے دیکھیے حجۃ اللہ البالغۃ باب ۴۳، ص: ۱۱۸

۷۸۔ سید ابوالحسن علی ندوی، ارکان اربعہ، ص: ۲۱۳

۷۹۔ البقرۃ ۲: ۲۷۲   ۸۰۔ ایضاً: ۲۶۷   ۸۱۔ ایضاً: ۲۶۲-۲۶۴

۸۲۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، باب فضل بناء المساجد و الحث علیها، حدیث: ۵۳۳، باب ما یقول اذا دخل المسجد، حدیث: ۷۱۳

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۸۳۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ،باب النهی عن نشد الضالة فی المسجد......،حدیث:۵۶۸۔۵۶۹؛سنن ابن ماجة ،ابواب المساجد و الجماعات، باب النهی عن انشاد الضوال فی المسجد،،حدیث:۷۶۶

۸۴۔الحج ۲۲:۲۵ ۸۵۔ المائدة۵:۹۷

۸۶۔ تدبر قرآن۲/۳۷۰ ۸۷۔ المائدۃ۵:۹۴ ۸۸۔ تدبر قرآن۲/۳۷۰

۸۹۔ البقرة۲:۱۸۹ ۹۰۔الگ الگ حکمتوں کی تفصیل کے لئے دیکھیے تدبر قرآن ۱/۳۴۰۔۳۴۲

۹۱۔ احکام القرآن۳/۲۹۱ ۹۲۔ المائدۃ۵:۹۷

۹۳۔ معطوف کے لئے لازمی ہے کہ وہ معطوف علیہ سے مختلف ہو۔ ۹۴۔ التفسیر الکبیر ۱۱/۲۸۰

۹۵۔ ابومحمد مولانا عبدالحق حقانی،تفسیر حقانی (فتح المنان)۴/۵،مکتبہ عزیزیہ،اردو بازار، لاہور۔

۹۶۔ تیسیر القرآن ۱/۴۷۷ ۹۷۔ تدبر قرآن ۱/۳۴۰

۹۸۔عبدالرحمن بن علی الجوزی ،زادالمسیر فی علم التفسیر۲/۲۷۴،المکتب الاسلامی، بیروت

۹۹۔ علی بن محمد الخازن، تفسیر الخازن۱/۱۴۳،دارالکتب العربیة ،قصہ خوانی بازار، پشاور

۱۰۰۔ الحج۲۲:۳۶

۱۰۱۔ افادات محمد عبدہ،(تالیف) سید محمد رشید رضا،تفسیر المنار،المائدۃ۵:۲،الهیئة المصرية العامة للکتاب،مصر

۱۰۲۔ تفسیر عثمانی،المائدۃ۵:۲ ۱۰۳۔ روح المعانی ۶/۷۹،ط:۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء دارالفکر، بیروت

۱۰۴۔ غلام وارث،روح صدق (تبیان القرآن)۲/۴۱۹،المستقر، نیامزنگ لاہور۔

۱۰۵۔ حجۃ اللہ البالغۃ،ص:۳۰۰ ۱۰۶۔ ایضاً باب:۴۳،ص:۱۱۷ ۱۰۷۔ تدبر قرآن ۱/۳۴۱

۱۰۸۔ المائدة۵:۱۰۳ ۱۰۹۔ تدبر قرآن۲/۳۷۳

۱۱۰۔ ایضاً۱/۳۴۱ ۱۱۱۔ ایضاً ۱۱۲۔ تفہیم القرآن ۱/۴۳۸

۱۱۳۔ تیسیر القرآن ۱/۴۷۶۔۴۷۷ ۱۱۴۔ تفہیم القرآن ۱/۴۳۸ ۱۱۵۔ ایضاً ۱/۴۳۹

☆۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:وَ لا يَجۡرِمَنَّكُمۡ شَنَاٰنُ قَوۡمٍ اَنۡ صَدُّوۡكُمۡ عَنِ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اَنۡ تَعۡتَدُوۡا۔وَ تَعَاوَنُوۡا عَلَى الۡبِرِّ وَ التَّقۡوٰى(المائدۃ2:5)

۱۱۶۔تفہیم القرآن ۱/۴۳۹

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.